بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

تحریک رجوع الی القرآن کا ایک اہم سنگ میل!

ماہِ رمضان المبارک کو گزرے اب چار مہینے ہونے کو آئے ہیں۔ اب اس ماہ مبارک کا یا اس کے حوالے سے "دورۂ ترجمۂ قرآن" کا ذکر اگرچہ بظاہر کچھ عجیب سا لگتا ہے لیکن جیسا کہ آنحضور ﷺ کا فرمان ہے کہ "کثرتِ تکرار (بار بار کے اعادے) سے اس قرآن پر ہرگز بوسیدگی طاری نہیں ہوتی" اسی طرح قرآن حکیم اور اس کی خدمت کے حوالے سے کہی جانے والی کوئی بات کبھی باسی پن کا شکار نہیں ہوتی۔ ملک کے مختلف شہروں میں ہونے والے "دورۂ ترجمۂ قرآن" کے پروگراموں کے حوالے سے جب ہم ماہ رمضان پر ایک نگاہ بازگشت ڈالتے ہیں تو ایک حیرت آمیز مسرت کا احساس ہوتا ہے کہ ایک بظاہر ناممکن العمل پروگرام جس کی روایت "یہ طرز خاص ہے ایجاد میری" کے مصداق مرکزی انجمن کے صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے آج سے ۱۵ برس قبل ڈالی تھی، اب اس درجے معروف اور مروج ہو چکا ہے کہ امسال پاکستان کے طول و عرض میں اس ماہِ مبارک میں لگ بھگ تیس مقامات پر اس کا انعقاد ہوا!! فللّٰہ الحمد والمنہ۔

ماہ رمضان، قرآن حکیم کے ساتھ تجدید تعلق کا مہینہ ہے۔ صیام اور قرآن کے باہمی تعلق کو قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں جس انداز سے اجاگر کیا گیا ہے اس کا لازمی اور منطقی تقاضا یہ ہے کہ ماہِ رمضان کی راتوں کا اکثر حصہ قرآن حکیم کے پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے میں بسر کیا جائے۔ تراویح کی مروجہ صورت کہ جس میں نماز عشاء سے متصلاً بعد چالیس پینتالیس منٹ میں طوفان میل کی رفتار سے ایک یا سوا پارہ پڑھا اور سنا جاتا ہے ہرگز اس ضرورت کو پورا نہیں کرتا جس کا تقاضا صحیح احادیث کے ذریعے ہمارے سامنے آتا ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کو آج سے ۱۵ برس پیشتر ۱۹۸۴ء کے ماہِ رمضان سے قبل یہ خیال آیا کہ نماز تراویح سے قبل یا اس کے اختتام پر بیس پچیس منٹ میں، پڑھے گئے پارے کے مطالب بیان کرنے کی بجائے

(باقی صفحہ ۱۶ پر)